



سوال

(396) بیع سلم جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ایک شخص سے بامہ بھادوں ایک روپیہ اس شرط پر لیا کہ ماہ چیت میں چار پنچیری یعنی بیس سیر دوں گا، حالانکہ ماہ بھادوں میں گہوں تیرہ سیر بکتی تھی اور ماہ چیت جس کا وعدہ انھوں نے کیا ہے، اس معنی میں وہی تیرہ سیر بکتی ہے تو اس صورت میں بیس سیر مطابق وعدہ کے لینا درست ہے یا نہیں؟ یتواتوجروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں بیس سیر مطابق وعدہ کے لینا درست ہے، اس معاملے کا نام شرع شریف میں سلم ہے۔ سلم کو سلف بھی کہتے ہیں۔ سلم میں جو چیز مدت پر لی جائے، اس کا کیل یا وزن اور مدت معلوم ہو جانا شرط ہے اور اس صورت میں یہ شرط پائی جاتی ہے۔

مشکوٰۃ شریف (ص: 242) چھاپہ انصاری دہلی میں ہے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: "قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُنَلِّفُونَ بِالثَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ، فَقَالَ: (مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ، فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ) [1]" (رواه البخاري (2240)، ومسلم (4202)).

(عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو دو تین تین سال پہلے رقم دے کر کھجوریں خرید لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھجوروں کی بیع سلف کرے تو اسے چاہیے کہ معلوم ماپ اور معلوم تول کے ساتھ معلوم مدت کے لیے بیع سلف کرے)

[1] صحیح البخاری، رقم الحدیث (۲۱۲۵) صحیح مسلم، رقم الحدیث (۱۶۰۳)



كتاب البيوع، صفحه: 614

محدث فتوى